[This question paper contains 2 printed pages.]

Sr. No. of Question Paper : 8071 **GC** **Your Roll No...............**

Unique Paper Code : 62141904

Name of the Paper : Urdu – C MIL Core

Name of the Course : **BA (Programme)**

Semester : III

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 75

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on the receipt of this question paper.

سوال نمبر(۱) مندرجہ ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے۔15

(الف)

میں نے کہا آج تو بہر کھلا ہوا ہے۔بھئی خوب تقسیم ہے۔کیوں نہ ہو آخر شاہ جہانی دیگ کی کھرچن ہے۔میری طرف دیکھ کر ایک گہرا ٹھنڈا سانس بھرا۔آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہنے لگے "سید! ابھی تم نے کیا دیکھا اور کیا سنا ہے۔قلعہ آباد ہوتا اور دربار دیکھے ہوتے تو اصلی زبان کا بناؤ سنگار نظر آتا۔اب تو ہماری زبان بھی بنی ہوگئی۔وہ کیچلی چونچلے کی باتیں، شریفوں کے انداز، امیروں کی آن، سپاہیوں کی اکڑ فوں، وہ خادمانہ اور خوردانہ آداب وانکسار، شاعروں کے لچھے دار فقرے، شہر والوں کا میل جول، پرانے گھرانوں کی رسم ورواج وہ مروت وہ آنکھ کا لحاظ کہاں؟ مجلسوں، محفلوں کا رنگ بدل گیا، میلے ٹھیلے، پرانے کرتب، اگلے ہنر سب مٹتے جاتے ہیں۔اشراف گردی نے بھلے مانسوں کو گھر بٹھا دیا، فیل نشین، پالکوں میں بیٹھنے والے کھپریلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔مفلسی، ناداری نے رذالوں کے آگے سر جھکوا دیئے موری کی اینٹ چوبارے چڑھ گئی۔کم ظرفوں، ٹینیوں کے گھر میں دولت پھٹ پڑی۔زمانہ جب کمینوں کی پشتی پر ہو تو خاندانیوں کی کون قدر کرتا؟ پیٹ کی مار نے صورتیں بگاڑ دیں۔چل چلن میں فرق آگیا ہمت کے ساتھ حمیت بھی جاتی رہی۔

(ب)

اردو دنیا کی جدید زبانوں میں سے ایک ہے اور ابھی ابھی اس نے اپنے بل بوتے پر کھڑا ہونا سیکھا ہے۔زبان نہ کسی کی ایجاد ہوتی ہے اور نہ کوئی اسے ایجاد کر سکتا ہے۔جس اصول پر بیج سے کونپل پھوٹتی ہے پتے نکلتے، شاخیں پھیلتی، پھول لگتے ہیں اور ایک دن وہی ننھا سا پودا ایک تناور درخت ہو جاتا ہے۔اسی اصولوں کے مطابق زبان پیدا ہوتی بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہے۔

اردو اس زمانہ کی یادگار ہے جب مسلمان ہندوستان میں داخل ہوئے اور اہل ہند سے ان کا میل جول روز بروز بڑھتا گیا۔اس وقت سے ملک کی زبان میں خفیف سا تغیر ہوتا چلا گیا۔جس نے آخر ایک نئی صورت اختیار کی جس کا ان میں کسی کو سان گمان بھی نہ تھا۔فارسی بولتے آئے تھے اور ایک زمانہ تک ان کی زبان فارسی بھی رہی۔دربار، دفاتر میں بھی اسی کا سکہ جاری تھا۔

سوال نمبر(۲) درج ذیل اشعار میں سے پانچ کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے۔ 15

دل لے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا
ڈرتا ہوں دیکھ کر دل بے آرزو کو میں سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا
گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر مجھ کو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا
جس قدر میں نے تجھ سے خواہش کی اس سے مجھ کو سوا دیا تو نے
ہم نے دنیا میں آ کے کیا دیکھا دیکھا جو کچھ سو خواب سا دیکھا
خوب دیکھا جہاں کے خوباں کو ایک تجھ سا نہ دوسرا دیکھا

سوال نمبر(۳) درج ذیل شعری حصے میں کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے۔ 15

(الف)

خون اپنا ہو یا پرایا ہو نسل آدم کا خون ہے آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں امن عالم کا خون ہے آخر
بم گھروں پر گریں کہ سرحد پر روح تعمیر زخم کھاتی ہے
کھیت اپنے جلیں کہ اوروں کے زیست فاقوں سے تلملاتی ہے
ٹینک آگے بڑھیں کہ پیچھے ہٹیں کوکھ دھرتی کی بانجھ ہوتی ہے

(ب)

گل ہوئی جاتی ہے افسردہ، سلگتی ہوئی شام ڈھل کے نکلے گی ابھی چشمۂ مہتاب سے رات
اور مشتاق نگاہوں کی سنی جائے گی اور ان ہاتھوں سے مس ہوں گے یہ ترسے ہوئے ہات
ان کا آنچل ہے کہ رخسار، کہ پیراہن ہے کچھ تو ہے جس سے ہوئی جاتی ہے چلمن رنگیں
موت اور زیست کی روزآنہ صف آرائی میں ہم پہ کیا گزرے گی ،اجداد پہ کیا گزری ہے
جانے اس زلف کی موہوم گھنی چھاؤں میں ٹمٹماتا ہے وہ آویزہ ابھی تک کہ نہیں ؟

سوال نمبر(۴) مرزا فرحت اللہ بیگ کے مضمون ''پڑھنے کا شوق'' یا اشرف صبوحی کا مضمون ''مرزا چپاتی'' پر ایک نوٹ لکھئے۔ 10

سوال نمبر(۵) بہادر شاہ ظفر یا داغ دہلوی کی شاعرانہ خوبیوں کو لکھئے۔ 10

سوال نمبر(٦) اختر الایمان کی نظم ''قبر'' یا فیض احمد فیض کی نظم موضوع سخن کا خلاصہ لکھئے۔ 10